روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
FD-10
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعہ 17 جولائی 2009ء 23 رجب 1430 ہجری 17 وفا 1388 ھش جلد 59-94 نمبر 160

دو قابل رشک افراد

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک کرنا جائز نہیں۔ ایک وہ آدمی جسے اللہ نے مال دیا اور اسے راہ حق میں خرچ کرنے کا اختیار دیا۔ دوسرے وہ آدمی جسے اللہ نے حکمت عطا فرمائی۔ جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا اور علم سکھاتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوۃ باب انفاق المال حدیث نمبر 1320)

43 واں جلسہ سالانہ جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ 2009ء

منعقدہ 24، 25، 26 جولائی بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار

احمدیہ ٹیلی ویژن پر ٹیلی کاسٹ ہونے والے LIVE پروگرام

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا 43 واں جلسہ سالانہ مورخہ 24، 25، 26 جولائی 2009ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس بابرکت موقع پر خطبہ جمعہ کے علاوہ چار خطابات ارشاد فرمائیں گے۔ اس جلسہ کے تمام پروگرام احمدیہ ٹیلی ویژن پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کئے جائیں گے۔ پاکستانی وقت کے مطابق تفصیل درج ذیل ہے۔ احباب جماعت اس روحانی جلسہ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ فرمائیں۔

جمعۃ المبارک 24 جولائی 2009ء

6:00 بجے سہ پہر — خطبہ جمعہ براہ راست حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

9:25 بجے رات — پرچم کشائی

9:30 بجے رات — تلاوت قرآن کریم اردو ترجمہ و نظم

افتتاحی خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

ہفتہ 25 جولائی 2009ء

3:00 بجے دوپہر — تلاوت قرآن کریم اردو ترجمہ و نظم

3:20 بجے دوپہر — تقریر ''ہستی باری تعالیٰ'' (اردو)
(مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب
صدر، صدر انجمن احمدیہ قادیان)

3:50 بجے دوپہر — تقریر ''سیرۃ النبی ﷺ (صلح اور امن کے پیامبر)'' (انگریزی) مکرم ٹومی کالون صاحب
صدر مجلس خدام الاحمدیہ یو۔کے

4:30 بجے سہ پہر — ''نظام خلافت اور تائید الٰہی'' (اردو)
(مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد)

5:00 بجے سہ پہر — **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خواتین سے خطاب**

8:30 بجے شام — معزز مہمانوں کے مختصر خطابات

9:00 بجے رات — تلاوت قرآن کریم اردو ترجمہ و نظم

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دوسرے روز کا خطاب

اتوار 26 جولائی 2009ء

3:00 بجے دوپہر — تلاوت قرآن کریم اردو ترجمہ و نظم

3:20 بجے دوپہر — تقریر ''حضرت مسیح موعودؑ کا انقلاب انگیز لٹریچر'' (اردو) مکرم عبدالسمیع خان صاحب

3:50 بجے دوپہر — تقریر ''دینی سزاؤں کی فلاسفی'' (انگریزی)
(مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب)

4:20 بجے دوپہر — نظم

4:30 بجے دوپہر — تقریر ''قرآن کریم کی عظمت وشان'' (انگریزی)
(مکرم مولانا اظہر حنیف صاحب)

5:00 بجے سہ پہر — غیر مسلم ریاست میں مسلمان کے فرائض (انگریزی)
(مکرم رفیق احمد حیات صاحب)

6:00 بجے سہ پہر — **عالمی بیعت**

8:30 بجے شام — معزز مہمانوں کے مختصر خطابات

9:00 بجے رات — تلاوت قرآن کریم اردو ترجمہ و نظم

اختتامی خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

☆☆☆☆☆

محترم محمود احمد چیمہ صاحب

مربی سلسلہ وفات پاگئے

جماعت کے دیرینہ خادم اور تقریباً نصف صدی تک بطور مربی سلسلہ خدمات بجالانے والے محترم محمود احمد چیمہ صاحب مورخہ 14 جولائی 2009ء کو سہ پہر 4 بجے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں بعمر 81 سال وفات پاگئے۔ اگلے روز صبح 10 بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کرائی۔

محترم محمود احمد چیمہ صاحب مورخہ 6 اگست 1926ء کو چک 35 جنوبی ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام محترم چوہدری عطاء اللہ چیمہ صاحب اور والدہ کا نام محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ تھا۔ ان کا تعلق زمیندار طبقہ سے تھا۔ آپ نے پرائمری تک تعلیم اپنے گاؤں سے حاصل کی۔ 1939ء میں مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل ہوئے اور 1945ء میں مدرسہ کی جملہ کلاسز پاس کر کے جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد چند ماہ چنیوٹ میں رہے اور تعلیم جاری رکھی۔ اس کے بعد احمد نگر اور پھر ربوہ تشریف لے آئے۔ 19 دسمبر 1949ء کو لاہور سے مولوی فاضل پاس کیا۔ ستمبر 1952ء کو جامعہ احمدیہ ربوہ سے شاہد کا امتحان پاس کیا۔ 1953ء سے وکالت تبشیر میں بطور واقف زندگی خدمات کا آغاز کیا 1955ء کے شروع میں آپ بطور مربی سلسلہ سیرالیون مغربی افریقہ تشریف لے گئے اور 1958ء میں آپ کی واپسی ہوئی۔ دفتر وکالت تبشیر میں اپریل 1959ء سے جون 1962ء تک کام کیا۔ جولائی 1962ء سے اپریل 1966ء تک مغربی جرمنی میں خدمات بجالائے۔ واپس آکر کے پھر دفتر وکالت تبشیر میں اگست 1966ء سے اکتوبر 1969ء تک کام کرتے رہے۔ پھر انڈونیشیا میں نومبر 1969ء سے 1977ء تک بطور مربی اور 1977ء

(باقی صفحہ 8 پر)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 540

خلفاء کی مقناطیسی شخصیت

خادم الرسول حضرت انسؓ بن مالک (وفات 712ء بعمر 103 سال) یثرب کے معزز ترین قبیلہ نجار کے چشم و چراغ تھے۔ آپ کو دس سال تک شاہ دوعالم کے حضور باریابی کا ممتاز شرف حاصل ہوا۔ بارگاہ نبوت میں شب و روز حاضری کی برکت سے آپ کا سینہ آنحضرتؐ کی مقدس احادیث کا خزینہ بن گیا۔ آپ کی ایک مشہور حدیث ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندہ کو منصب خلافت پر فائز کرتا ہے تو اس کی پیشانی کو اپنے ہاتھ سے برکت دیتا ہے پھر جس شخص کی نگاہ بھی اس (تاجدار خلافت) پر پڑتی ہے وہ اس پر دل و جان سے فریفتہ ہو جاتا ہے۔

(الجامع الصغیر للسیوطیؒ جلد 1 صفحہ 67 مطبوعہ مصر 1939ء)

یہ امر دوسروں کے لئے تو ایک قصہ پارنیہ ہے مگر ہر احمدی اس حقیقت کا عینی شاہد ہے۔ یہ وہ عالمی صداقت ہے جو سائنس کی بے شمار ثابت شدہ حقیقتوں سے بڑھ کر ہے کیونکہ اس کے گواہ لاکھوں نہیں کروڑوں ہیں۔ یہی نہیں اس کے پس پردہ محبوب خدا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اس دعا کی برقی اور مقناطیسی قوت بھی کارفرما ہے کہ ''اللھم ارحم خلفائی (ایضاً 62)

اے خدا میرے خلفاء پر رحم فرما محبوب خدا کی اسی دعا کا اثر ہے کہ تاریخ خلفاء آسمانی رحمتوں اور نصرتوں کے واقعات سے اسی طرح بھری ہوئی ہے جس طرح آسمان بے شمار ستاروں سے جگمگا رہا ہے۔

اطاعت مصطفیٰؐ کا ایک مثالی واقعہ

حضرت عبداللہ بن رواحہ ایک عظیم المرتبت صحابی بھی تھے اور حضرت حسانؓ، حضرت کعبؓ کی طرح آنحضور کے شاہی اور درباری شاعر بھی۔ اسماء الرجال کی مشہور کتاب اصابہ میں آپ کے ایمان پرور حالات زندگی کا یہ سنہری واقعہ بھی درج ہے کہ

ایک دفعہ آنحضرت ﷺ مسجد نبوی میں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ کانوں میں رسول اللہؐ کی یہ زندگی بخش آواز آئی کہ اپنی اپنی جگہ بیٹھ جاؤ۔ اگرچہ آپ ابھی مسجد سے باہر تھے یہ سنتے ہی اس مقام پر بیٹھ گئے۔ آنحضرت کو خطبہ کے بعد ان کے اخلاص و وفا کی خبر پہنچی تو رسالت مآبؐ نے دعا دی کہ خدا تعالیٰ اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت میں ان کی حرص اور بھی زیادہ کر دے۔

پہلی صدی ہجری کے ایک نامور جسٹس کے دو نادر فیصلے

اموی دور میں حضرت ایاس بن معاویہ بصرہ کے عہدۂ قضا پر متمکن تھے معبر اسلام حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک آپ مجسم فہم و ذکاء تھے اور ابن عماد حنبلی نے لکھا ہے کہ ان کی ذکاوت و فطانت ضرب المثل تھی۔ آپ کے سوانح نگار جناب الحاج شاہ معین الدین احمد صاحب ندوی نے آپ کے بعض نادر اور یادگار فیصلوں کا تذکرہ کیا ہے جو عدلیہ اور قانون دانی کی دنیا میں کبھی فراموش نہیں کئے جا سکتے جناب ندوی تحریر فرماتے ہیں۔

ایک شخص نے ایک شخص کے پاس کچھ مال امانت رکھوایا تھا، جب اس نے واپس مانگا تو امانت دار نے انکار کر دیا۔ مال کے مالک نے ایاس کی عدالت میں دعوی کیا، انہوں نے کہا اس وقت لوٹ جاؤ اس واقعہ کو پوشیدہ رکھنا، اس شخص کو یہ نہ معلوم ہونے پائے کہ تم میرے پاس آئے تھے، دو دن کے بعد پھر آنا، اس کو لوٹا کر ایاس نے امانت دار کو بلوایا اور اس سے کہا کہ میرے پاس بہت سا مال آ گیا ہے، میں اس کو تمہارے پاس رکھوانا چاہتا ہوں تمہارا گھر محفوظ ہے۔ اس نے کہا ہاں، ایاس نے کہا تو مال رکھنے کے لئے کوئی جگہ منتخب کر لو اور دو بار بردار لے کر آؤ اس گفتگو کے بعد ایاس نے مال کے مالک کو بلوا کر کہا کہ اب جا کر تم اس شخص سے اپنا مال مانگو اگر دے دے تو فبہا ورنہ اس سے کہنا کہ میں جا کر قاضی کو اطلاع دے دوں گا، اس شخص نے جا کر کہا کہ میرا مال دو، ورنہ میں قاضی کو جا کر اطلاع دیتا ہوں۔ یہ سن کر اس نے کل روپیہ واپس کر دیا اور صاحب مال نے آ کر قاضی ایاس کو اطلاع دے دی کہ میرا مال مجھ کو مل گیا ہے، اس کے بعد سابق قرارداد کے مطابق وہ شخص ایاس کے پاس روپے لینے کے لئے آیا، انہوں نے اس کو ڈانٹ کر نکال کر دیا۔

کسی شعبہ اور صنف کے اشخاص کا اس شعبہ کے متعلق ایک کمال یہ بھی ہے کہ وہ اپنے ہم پیشہ اشخاص کی خصوصیات پر پوری نظر رکھتے ہوں، ایاس اس عہد کے تمام مفتیوں اور قضاۃ کے محاسن و معائب اور خصوصیات سے پورے طور سے واقف تھے، حبیب بن شہید کا بیان ہے کہ ایک شخص ایاس کے پاس ایک مقدمہ میں مشورہ کے لئے آیا کہ وہ اس میں کس کی طرف رجوع کرے، انہوں نے کہا اگر تم اس کا صحیح فیصلہ چاہتے ہو تو عبدالملک بن یعلیٰ کے پاس جاؤ، وہ صحیح معنوں میں قاضی ہیں، اور اگر محض فتویٰ لینا ہے۔ تو حسن بصری کے پاس جاؤ، وہ میرے اور میرے باپ کے استاد ہیں، اور اگر صلح مقصود ہے تو حمید الطّویل کی طرف رجوع کرو وہ اس طریقہ سے صلح کرا دیں گے، کہ تم سے کہیں گے کہ تم اپنے حق کا کچھ حصہ لے لو اور کچھ چھوڑ دو۔

(سیر الصحابہ (تابعین کرام) حصہ سیز دہم صفحہ 64-65 ناشر ادارہ اسلامیات انار کلی لاہور)

مکرم لطف الاسلام صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ

امن کانفرنس واٹفورڈ، یو۔کے

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ واٹفورڈ کو مورخہ 21 جون 2009ء کو ویلون گارڈن سٹی Welwyn Garden کے قصبہ میں امن کانفرنس کے انعقاد کی توفیق ملی۔ مکرم امام صاحب بیت فضل لندن مکرم عطاء المجیب صاحب راشد اس تقریب کے مہمان خصوصی تھے۔

ویلون گارڈن سٹی کا قصبہ کاونٹی ہارلٹفورڈ شائر میں لندن سے تقریباً تیس میل شمال کی جانب واقع ہے۔ اس خوبصورت مقام کی خاص بات یہ ہے کہ تاریخ میں پہلی مرتبہ باقاعدہ منصوبہ بندی اور جدید علوم کی مدد سے ایک قصبہ تعمیر کیا گیا۔ یہاں پر جابجا باغات اور پارک بنائے گئے ہیں اور مکانات کی تعمیر میں بھی اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ تمام شہریوں کو قدرتی مناظر اور سبزے سے مستفید کیا جا سکے۔

جماعت احمدیہ واٹفورڈ نے اس جگہ کا انتخاب اس لئے کیا کیونکہ یہاں پر انگریز آبادی کی اکثریت ہے اور اس سے قبل یہاں پر کسی قسم کی ایسی تقریب منعقد نہیں کی گئی تھی۔

کانفرنس سے چار ہفتہ قبل ہی جماعت کے ممبران نے تیاریاں شروع کر دی تھیں۔ علاقہ کے بارسوخ رہائشیوں، کونسلرز، گرجا گھروں اور سکولوں کو بذریعہ ڈاک دعوت نامے ارسال کر دیئے گئے۔ اس کے علاوہ ہر ویک اینڈ پر انصار اور خدام کے وفود علاقے کا دورہ کر کے لوگوں کو دعوت دیتے رہے۔ اس سلسلہ میں علاقہ کے تمام چرچوں کا دورہ کیا گیا اور اتوار کے روز عبادت کے بعد پادریوں سے ملاقاتیں بھی کی گئیں۔ مقامی اخبار میں کانفرنس کا اعلان بھی شائع ہوا۔ کانفرنس کے لئے کیمپس (Campus) ویسٹ کا ایک ہال بک کروایا گیا تھا۔ یہ ہال شہر کے عین وسط میں ایک پارک کے سامنے واقع ہے۔ مقامی افراد کی اکثریت یہاں سے واقف ہے کیونکہ اس ہال کے ساتھ لائبریری اور ایک کالج بھی واقع ہے۔ کانفرنس سے تقریباً ایک ہفتہ قبل ہال کے باہر ایک نمائش بھی لگائی گئی تاکہ ہر آنے جانے والے کو جماعت کا تعارف کرایا جا سکے۔

امن کانفرنس کی تقریب مورخہ 21 جون کو ایک بجے شروع ہوئی۔ تمام مہمان وقت پر آ گئے اور شہر کی میئر کونسلر کیم لینگلی بھی تشریف لے آئیں۔ امام صاحب کی آمد کے ساتھ ہی کارروائی کا آغاز ہوا۔

تلاوت کے بعد مکرم رفیع الدین صاحب نے تعارفی تقریر میں تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور جماعت کا تعارف پیش کیا۔ اس کے بعد میئر صاحبہ نے مختصر خطاب کیا اور جماعت کو اپنے قصبہ میں خوش آمدید کہا اور دوبارہ آنے کی دعوت بھی دی۔ میئر صاحبہ کے خطاب کے بعد امام صاحب نے ''معاشرے میں اخلاقی اقدار اور دینی نقطۂ نظر'' کے موضوع پر تقریر کی۔ یہ خطاب تقریباً پینتالیس منٹ جاری رہا اور تمام حاضرین نے نہایت دلچسپی سے سنا۔

اس کے بعد حاضرین کو سوالات کرنے کا موقع دیا گیا۔ ایک گھنٹہ کی سوال و جواب کی نشست بھی دلچسپ رہی اور تمام حاضرین جوابات سے متاثر نظر آئے۔

اس کے بعد ریجنل امیر صاحب نے امام صاحب اور تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ امام صاحب نے دعا کرائی اور کارروائی کا اختتام ہوا۔ مہمانوں کو اس کے بعد پُر تکلف چائے پیش کی گئی۔ احمدی حضرات اور مہمان گھل مل گئے اور دیر تک گفتگو کرتے رہے۔ بہت سے مہمانوں نے امام صاحب سے ملاقات کا شرف بھی حاصل کیا اور تبادلہ خیال کیا۔

اس تقریب میں کل 25 مہمان اور ایک غیر احمدی دوست تشریف لائے۔ مہمانوں میں میئر کے علاوہ دو کونسلر، ایک پادری، مختلف چرچوں سے احباب و خواتین تشریف لائے۔

اس کے علاوہ تقریباً 32 احباب جماعت نے بھی کارروائی میں شرکت کی۔ مہمانوں کے تاثرات بہت مثبت تھے۔ ہر کوئی جماعت کی امن پسند کاوشوں سے متاثر نظر آتا تھا۔ ایک کونسلر صاحبہ نے کہا کہ یہ بہت خوشی کی بات ہے کہ اس علاقہ میں پہلی مرتبہ کوئی دینی تنظیم آئی ہے۔ اس سے بہت سی غلط فہمیوں کے ازالہ میں مدد ملے گی۔ مقامی پولیس سے بھی تین افسران تشریف لائے تھے۔ انہوں نے بھی احمدی احباب سے مفصل گفتگو کی اور خوشی کا اظہار کیا۔

الحمد للہ یہ امن کانفرنس کامیاب رہی اور بخیر و خوبی شام چار بجے اختتام پذیر ہوئی۔

تمام قارئین سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ واٹفورڈ کی ان کوششوں کو ثمر آور فرمائے اور تمام احباب جنہوں نے اس تقریب کے انعقاد میں حصہ لیا ان کو جزائے خیر سے نوازے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

(ن-حمید)

راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے

میرے خاوند مکرم ڈاکٹر حمید اللہ صاحب ڈینٹل سرجن کراچی

(قسط دوم آخر)

ہمارے دورِ صدارت میں ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے حلقہ لانڈھی میں بہت ہی مخالفت کے باوجود ایک خوبصورت نماز سینٹر بیت المجیب تعمیر کروانے کا موقع ملا جس کیلئے ہمیں تکالیف سے گزرنا پڑا۔ سینٹر کے لئے زمین خریدنی بہت مشکل تھی ذاتی گھر بنانے کیلئے بھی زمین خریدنی ناممکن تھی۔ غیراز جماعت لوگوں نے تمام اسٹیٹ ایجنسی والوں کو منع کیا ہوا تھا کہ ڈاکٹر حمید اللہ کو کوئی زمین نہ بیچی جائے اس نے بیت بنانی ہے ڈاکٹر صاحب نے بھی پختہ عہد کیا ہوا تھا اور اکثر کہتے تھے میرا گھر بنے نہ بنے لیکن میں اللہ تعالیٰ کا گھر ضرور بنوا کر رہوں گا۔ بہت دعائیں کیں۔ ہم حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں دعائیہ خطوط بھی لکھتے رہے اور امیر صاحب ضلع کراچی احمد مختار صاحب مرحوم سے ملکر زبانی ملاقاتیں بھی کیں اور منظوری ہوگئی سینٹر کی تعمیر شروع کردی گئی۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے ایک احمدی مخلص دوست نصیر احمد صاحب کے نام زمین خریدی بعد میں تعمیر مکمل ہوجانے کے بعد جماعت احمدیہ ضلع کراچی کو منتقل کردی گئی ایک دفعہ سینٹر کی تعمیر کے دوران ڈاکٹر صاحب نائب امیر صاحب ضلع کراچی محترم عبدالرحیم بیگ صاحب مرحوم کے پاس بل لے کر گئے توانہوں نے ایک رسید 25 ہزار روپے کی ڈاکٹر صاحب کو دیتے ہوئے فرمایا یہ آپ نے اپنی جیب سے ادا کرنے ہیں اس وقت ہمارا کلینک اچھی طرح نہیں چلتا تھا اور بچوں کی سکول فیس بھی ادا کرنی بہت مشکل ہوتی تھی گھر آکر وہ رسید مجھے پکڑاتے ہوئے مسکرائے اور کہنے لگے دعا کرو اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے کوئی انتظام کردے اس وقت ہمارے پاس اتنے پیسے کبھی جمع نہیں ہوئے تھے دعا کرتے رہے کہ اللہ تعالیٰ کوئی اسباب ضرور پیدا کرے گا۔ انہی دنوں ایک مریض آیا اس نے پیسوں کے بجائے 50 اور 100 روپے والے انعامی بانڈز دے گیا اسی ہفتے اخبار میں قرعہ اندازی آئی اور ہمارا 50 ہزار روپے کا انعامی بانڈ نکل آیا حیرت کی انتہا نہ رہی۔ خوشی خوشی 25 ہزار روپے بیگ صاحب کے پاس جمع کرا آئے۔ آپ بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے مجھے علم تھا کہ آپ یہ رقم ضرور جمع کرائیں گے اور ایک اور رسید 50 ہزار روپے کی ڈاکٹر صاحب کے ہاتھ تھمادی اور کہا کہ میں امید کرتا ہوں آپ یہ رقم بھی ضرور جمع کرانے آئیں گے اور ایسا ہی ہوا۔ اگلی قرعہ اندازی میں ہمارا 75 ہزار کا پھر انعامی بانڈ نکل آیا۔ 50 ہزار پھر بیگ صاحب کی خدمت میں سینٹر کی تعمیر کے لئے ادا کر آئے اللہ تعالیٰ کو کسی کے پیسوں کی ضرورت نہیں ہوتی وہ صرف نیتیں دیکھتا ہے اس کے علاوہ اور بہت سے بلز اور خرچے خاموشی سے اپنی جیب سے ادا کرتے رہتے صبح شام جاکر نگرانی کرنا میٹریل وغیرہ خریدنا منظوری تو صرف سینٹر کی ملی تھی ساتھ مربی ہاؤس کی اجازت لے لی بہت کوشش کرکے مربی ہاؤس بھی تعمیر کروادیا۔ پھر خیال ہوا کہ یہاں خادم بیت الذکر کی ضرورت ہوگی مربی ہاؤس کے اوپر 2 کمروں کا خادم بیت کے لئے گھر بنوادیا ۔آئندہ کے لئے ایک بڑا لجنہ ہال بنانے کیلئے چاردیواری بھی بنوادی۔ پھر 27 ستمبر 1998ء کو سینٹر کا افتتاح ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے سینٹر کا نام بیت المجیب عطا فرمایا۔ جولائی 1997ء ہی سے ڈاکٹر صاحب کے خلاف مخالفین نے مخالفت شروع کردی تھی لانڈھی سے ملیر تک دیواروں پر پوسٹر لگائے گئے مخالفین آئے دن کلینک کے سامنے ٹینٹ لگا کر جلسے کیا کرتے تھے روڈ پر اتنا رش کردیا کردیتے تھے کہ مریضوں کو آنے جانے میں بہت تکلیف ہوتی تھی۔

قتل کے منصوبے بنائے السید سینٹر کے چاروں طرف ان لوگوں نے پہرے لگا رکھے تھے کہ ڈاکٹر حمید اللہ اور اس کی فیملی کہیں بھاگ نہ جائے۔ خیال ہوا کہ آگ لگانے کی صورت میں ہمیں اپنی پراپرٹی کے کاغذات ڈاکٹر اور بچوں کے سرٹیفکیٹ وغیرہ اپنے کسی عزیز کے ہاں رکھوا دیئے جائیں تاکہ کاغذات محفوظ ہوجائیں رات 9 بجے کاغذات سمیت اپنی گاڑی میں گلشن اقبال کیلئے روانہ ہوئے جہاں اپنے عزیز رہتے ہیں گھر سے نکلتے ہی ڈاکٹر صاحب کا پیچھا کیا گیا۔ جو 45 منٹ یا 1 گھنٹے کا سفر تھا ہمیں رات 12 بجے تک ڈاکٹر صاحب کی کوئی اطلاع نہیں ملی کہ کہاں ہیں۔ بہت مشکل سے راستے بدلتے ہوئے کبھی کسی روڈ سے کبھی کسی علاقے سے گزرتے ہوئے گلشن اقبال پہنچے۔ ڈاکٹر صاحب کو تو عزیزوں نے وہیں روک لیا۔ اور 2 خدام کو دوسری گاڑی دے کر ہم لوگوں کو لیجانے کے لئے بھیجا۔ وہ رات کبھی نہ بھولنے والی رات تھی۔ سخت پہرے کے باوجود رات 4 بجے رخصت ہوئے میرے چاروں بچے بھی ساتھ تھے پہرہ دینے والوں کی آنکھوں پر اللہ تعالیٰ نے پردے ڈال دیئے تھے اور ہم ان کے قریب سے گزرتے ہوئے بحفاظت نکل گئے صبح نداء کے وقت ہم گلشن اقبال محترم مرزا منور احمد صاحب کے ہاں خیریت سے پہنچ گئے۔ آج وہ ہم میں موجود نہیں اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ پیار و محبت کا سلوک فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین اس دن محترم امیر صاحب ضلع کراچی نے ہمیں گیسٹ ہاؤس بلوالیا۔ وہاں ہم نے 4-5 دن قیام کیا اس دوران ہمارے گھر اور ڈینٹل سرجری کلینک پر ضلع کراچی کی طرف سے بہت سے خدام کی ڈیوٹیاں لگائی گئی تھیں۔ اکثر سیاسی لوگوں نے ڈاکٹر صاحب کو مشورہ دیا کہ یہاں بہت مخالفت ہے آپ کسی باہر کے ملک جاکر سیاسی پناہ لے لیں لیکن ڈاکٹر صاحب نہیں مانے کہتے تھے میں کسی سے ڈرتا نہیں ہوں زندگی موت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے میں یہاں سے چلا گیا تو یہ لوگ کہیں گے کہ احمدی جھوٹے ہیں جو یہ ڈر کر بھاگ گیا ہے۔ صرف مجھے جھوٹا نہیں کہیں گے بلکہ ہماری جماعت کو بھی جھوٹا کہیں گے میں انہی لوگوں میں رہ کر سچا بن کر دکھاؤں گا جیوں گا تو شان سے مروں گا تو بھی شان سے کہتے تھے کہ مجھے شیر کی طرح جینا اچھا لگتا ہے اور حقیقتاً شان سے جیئے اور شان کے ساتھ سامنے چھاتی پر گولیاں کھائیں اور شان کے ساتھ اپنے مولا حقیقی کے حضور شہادت کا جام نوش کرتے ہوئے حاضر ہوگئے اور انعام یافتہ لوگوں میں شامل ہوگئے۔ جولائی 2007ء کے جلسہ سالانہ یوکے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ سے آخری ملاقات کے دوران بڑی خوشی سے بتایا کہ اس سال ہماری مجلس اسٹیل ٹاؤن میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 8 نئی بیعتیں ہوئی ہیں۔ ساتھ دعا کیلئے بھی درخواست کی کہ آئندہ مزید خدمت کی توفیق پاتا رہوں۔

جب حالات نے اجازت دی ہر سال جلسہ سالانہ یوکے پر مجھے بھی اپنے ساتھ ضرور لے کر جاتے اور ہر سال کسی نہ کسی بچے کو بھی ضرور ساتھ لے کر جاتے اور کہتے کہ میں اپنی زندگی میں سب بچوں کو جلسہ سالانہ دکھانا اور پیارے آقا سے ملوانا چاہتا ہوں اور ایسا ہی کیا اور بچوں کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے مواقع بھی میسر کئے۔

لندن جلسہ سالانہ جانے سے قبل بیٹیوں ڈاکٹر آصفہ حمید ڈینٹل سرجن اور ڈاکٹر زاہدہ حمید جو کہ نورالعین ڈینٹل سرجری اور طاہر ہارٹ میں وقف عارضی کے طور پر خدمت کی توفیق پارہی ہیں سے ربوہ ملنے کے لئے آئے تو فضل عمر ہسپتال اور طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے تمام ڈاکٹرز سے ملاقات کی اور دوسرے بہت سے اپنے دوست احباب سے بھی ملاقاتیں کیں۔ اس کے بعد جلسہ سالانہ یوکے جانے کا پروگرام بنایا تو ہر سال کی طرح مجھے بھی ساتھ لے جانے کے لئے زور دیا۔ بہت منع کرنے کے باوجود ٹکٹ بھی خرید لائے اور سیٹ بک بھی کروا آئے لندن قیام کا پروگرام 3 ہفتے کا تھا وہاں بھی بہت سے دوستوں سے ملے اکثر گھروں میں بھی وزٹ کئے جہاں پہلے کبھی نہیں گئے وہاں بھی اپنی یادیں چھوڑ آئے ایک دن بہت اداس ہوئے اور کہنے لگے میں نے جلد پاکستان جانا ہے میرے مریضوں کا حرج ہو رہا ہے اور وہ پریشان ہوں گے اور تین ہفتے کے بجائے 11ویں دن پاکستان پہنچ گئے۔ بیٹے ڈاکٹر آصف حمید نے جو کہ لندن میں مقیم ہے پہلے سے بہت ساری جگہوں آئرلینڈ وغیرہ پر سیر کرنے کا پروگرام بنایا ہوا تھا بیٹے کو منع کردیا اور واپس آگئے۔ جیسے بہت بے چینی محسوس کر رہے ہوں۔

حیدرآباد سے ڈینٹل میٹریل لینے جانا تھا اور مجھے مخاطب کرتے ہوئے یہ خواہش ظاہر کی کہ اگر تم میرے ساتھ چلو تو المھدی ہسپتال مٹھی جو کہ عمرکوٹ کے قریب ہے دیکھنے جائیں گے گاڑی تو جانی ہے تم بھی ساتھ چلو میں نے جانے سے منع کیا تو کہنے لگے مریں گے تو ساتھ مریں گے یہ سن کر میں فوراً جانے کیلئے تیار ہوگئی تو بہت خوش ہوئے۔ المھدی ہسپتال پہنچ کر وہاں کے ڈاکٹرز صاحبان سے ملاقات کی ہاسپٹل کی دونوں عمارتیں دیکھیں یعنی نئی اور پرانی۔ نئی بلڈنگ تو بہت خوبصورت ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے موبائل میں ہاسپٹل کی تصاویر لیں۔ اور جو ڈاکٹر وہاں موجود تھے ان کی بھی تصاویر لیں ۔ ہاسپٹل کا ہر کمرہ کھلوا کر دیکھا اور تصویریں اپنے موبائل فون پر محفوظ کیں۔ افسوس کہ وہ موبائل بھی ڈاکٹر صاحب کے اغواء کے وقت چھین لیا گیا تھا۔ آج تک ہمیں نہیں ملا۔ پرس اور گاڑی کی چابی بھی غائب تھی۔

ڈاکٹر صاحب اکثر خواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو دیکھتے رہے اور صبح اٹھ کر بتانا کہ میں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ساتھ ساتھ کرسیوں پر بیٹھے ہیں اور بیسیوں دفعہ ایک ہی خواب دیکھتے رہے کہ ایک میرا بچپن کا دوست ہے جس کا نام صدیق ہے خواب میں بار بار صدیق کو دیکھا۔

جب سے ہماری شادی ہوئی ہے میں نے سینکڑوں بار ڈاکٹر صاحب کے منہ سے یہ الفاظ سنے کہ میرے پاس ٹائم نہیں ہے۔ اکثر اوقات میں نے کہا کہ آپ ایسا کیوں کہتے ہیں یہ وقت تو اللہ تعالیٰ کی دین ہے تو کہنا کہ اسی لئے تو میں بھی کہتا ہوں کہ وقت کی قدر کیا کریں۔ اور حقیقتاً ڈاکٹر صاحب نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کیا ہر وقت کام کام اور بس کام۔

آخری ایام بلکہ شروع رمضان المبارک میں آخری خواب سنائی کہ ان کی والدہ جو فوت ہوچکی ہیں خواب میں مجھے کہہ رہی ہیں کہ بیٹا اب میرے پاس آجاؤ اور دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں درود شریف اللہ تعالیٰ کی صفات اور حضرت مسیح موعود کی دعائیں خود بھی پڑھتے اور بچوں کو بھی پڑھنے کی تلقین کرتے۔

ایک ماہ پہلے سے میں نے بھی اور بیٹیوں نے بھی خوابیں دیکھیں کبھی بکرے کی قربانی اور کبھی گائے کی قربانی مسلسل لگاتار خوابیں دیکھیں۔ ہروقت خوف سا طاری رہتا کہ پتانہیں کیا ہونے والا ہے بیٹے نے کہا آپ لندن آجائیں بیٹیوں نے فون کرکے کہا آپ ربوہ شفٹ ہوجائیں اور کراچی چھوڑ دیں مجھے کہنا بچوں کو سمجھاؤ زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔کئی بکرے صدقات کے طور پر بھی دیئے۔ مئی 2007ء میں بڑے بیٹے ڈاکٹر آصف حمید لندن سے چھٹیاں گزارنے کراچی آئے تو خوش ہونے کے بجائے پریشان ہوئے روزانہ کلینک جاتے ہوئے مجھے تاکید کرکے جاتے کہ آصف کو کلینک نہ جانے دینا کوشش کرکے اسے گھر سے باہر نہ جانے دینا اسے کہو جلد واپس لندن چلا جائے۔ ہم خود جلسہ سالانہ کے موقع پر اس کے پاس ملنے آجائیں گے۔خلافت جوبلی کی دعائیں پڑھنے کی بہت تاکید کی بیٹے کو۔اور اپنے پرس سے ہاتھ سے لکھا ہوا ایک کافی پرانا سا تہہ کیا ہوا ایک کاغذ نکالا اور بیٹے کو نکال کر دیا اور کہا یہ بہت پڑھا کرو۔ میں بھی کثرت سے پڑھتا ہوں بلکہ مجھے تو زبانی یاد ہوگئی ہیں اور وہ حضرت مسیح موعود کی دعائیں مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔اے میرے محسن اور اے میرے خدا میں ایک تیرا ناکارہ بندہ پُر معصیت اور پُر غفلت ہوں تو نے مجھ سے ظلم دیکھا اور انعام پر انعام کیا اور گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان اور احسان کیا۔تو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی اور اپنی بے شمار نعمتوں سے مجھے متمتع کیا۔سو اب بھی مجھ نالائق اور پر گناہ پر رحم کر اور میری بے باکی اور ناسپاسی کو معاف فرما مجھ کو میرے اس غم سے نجات بخش کہ بجز تیرے اور کوئی چارہ نہیں آمین ثم آمین۔

2۔یاالٰہی میں تیرا گنہگار بندہ ہوں اور افتادہ ہوں میری راہنمائی کر۔

3۔ہم تیرے گنہگار بندے ہیں اور نفس غالب ہیں تو ہم کو معاف فرما اور آخرت کی آفتوں سے ہم کو بچا۔

4۔ میں گنہگار ہوں اور کمزور ہوں تیری دستگیری اور فضل کے سوا کچھ نہیں ہوسکتا تو آپ رحم فرما مجھے پاک کر کیونکہ تیرے فضل وکرم کے سوا کوئی اور نہیں جو مجھے پاک کرے۔

ڈاکٹر صاحب نے اپنے والد صاحب سے بچپن سے جب پرائمری سکول میں پڑھتے تھے سنا تھا کہ تمہارے دادا رحیم بخش صاحب مرحوم رات کو پچھلے پہر 2۔3 بجے کنویں کے پانی سے روزانہ نہا کر تہجد کی نماز پڑھا کرتے تھے اور پنجگانہ نمازوں کا التزام کیا کرتے تھے۔

ڈاکٹر صاحب اکثر کہا کرتے تھے کہ میں بھی رات کے پچھلے پہر گرمی ہو سردی مٹکے کے ٹھنڈے پانی سے نہا کر روزانہ تہجد کے نوافل ادا کیا کرتا تھا چھوٹی عمر ہی سے۔

ایف ایس سی کرنے کے بعد میڈیکل میں داخلہ نہ مل سکا۔ پھر سندھ میں ڈسپنسری کھول لی اور مریض دیکھنا شروع دیئے۔وہاں ان کے پاس کوئی بزرگ مسافر سردیوں میں رات گزارنے کے لئے آئے دوسرے لوگوں کے پاس بھی گئے لیکن کسی نے نہ ٹھہرایا سردی بہت زیادہ تھی اور بستر بھی ایک ہی تھا ان کو پہلے کھانا کھلایا چائے بنا کر دی۔اور اپنا بستر اس بزرگ کو دے دیا اور وہ آرام سے رات بھر سوئے رہے۔لیکن میں نے خود ساری رات ایک باریک سی چادر میں گزار دی۔سردی شدید ہونے کی وجہ سے سو بھی نہ سکا۔اکثر ذکر کیا کرتے تھے کہ انہوں نے مجھے بہت دعائیں دیں اور صبح رخصت ہوگئے۔کہتے تھے کہ شاید اللہ تعالیٰ کو میری وہ نیکی پسند آگئی ہوگی ان کی خدمت کے نتیجہ میں آج میں اس مقام پر ہوں۔دل میں بہت خواہش تھی کوالیفائیڈ ڈاکٹر بنوں۔گھر آتے تو بہت اداس ہوتے والدہ کے بے حد اصرار پر جلد ہی شادی کرلی اور شادی کے فوراً بعد لیاقت میڈیکل کالج میں داخلہ ہوگیا۔

اتوار کے روز بچے کبھی آؤٹنگ کا پروگرام بناتے تو ڈاکٹر صاحب کا سارا دن جماعتی کاموں میں گزر جاتا اکثر رات کو کلینک سے واپسی پر محترم مربی صاحب کے ساتھ 2۔3 گھروں کا دورہ بھی کرآتے میں بھی گھر میں اجلاسات یا جلسہ کرواتی تو کبھی کسی اخراجات سے نہیں روکا اور تاکید کرکے جاتے کہ ریفریشمنٹ ضرور کرانا۔ بلکہ ڈرائیور کو گھر بھیج دیتے کہ اس سے جو منگوانا ہو منگوالینا۔ چندوں کی تحریک سے کبھی نہیں روکا۔ستمبر 2007ء میں کچھ اصلاحی کمیٹی کی میٹنگز ہورہی تھیں ایک مسئلہ زیرِ غور تھا رمضان المبارک میں ہی دوسرے روزے کی رات بھی ہمارے ہاں ایک میٹنگ تھی اور 20 ستمبر 2007ء کو بھی پھر ہمارے گھر میٹنگ تھی جس رات 10 اور 11 بجے کے درمیان اغواء ہوگئے بروز جمعرات 20 ستمبر کو آخری افطاری کی مغرب کی نماز کے بعد گھر سے چائے پی اور کلینک چلے گئے کھانا واپس آکر کھایا کرتے تھے۔رات دس بجے کلینک سے فون کیا کہ آج پھر ہمارے گھر میں میٹنگ ہے 11 بجے صدر صاحب شفیق احمد خان صاحب اور نائب صدر ادریس عابد صاحب بھی آئیں گے اور کھانا اکٹھے کھائیں گے ساتھ کوئی سویٹ ڈش بھی بنا لینا۔ میں بھی 11 بجے پہنچ جاؤں گا صدر صاحبان آکر انتظار کرتے رہے میں بھی ڈاکٹر صاحب کے موبائل پر فون کرتی رہی اور صدر صاحبان بھی فون کرتے رہے۔ لیکن ڈاکٹر صاحب کا موبائل مسلسل آف جارہا تھا جس سے ان کو بھی اور مجھے بھی بہت پریشانی تھی کہ اس سے پہلے کبھی وہ اپنا موبائل بند نہیں کرتے تھے صدر صاحب اور دیگر احباب تو پونے بارہ بجے چلے گئے کہ کل میٹنگ کرلیں گے۔ڈاکٹر صاحب کو شاید کوئی کام پڑ گیا ہوگا پریشان تو وہ بھی بہت تھے کہ موبائل کیوں بند ہے۔ 12 بجے کے بعد میں نے صدر صاحبان کو فون کرکے بتایا کہ بہت فکر کی بات ہے ابھی تک ڈاکٹر صاحب نہیں آئے اور فون بھی مسلسل بند ہے کبھی زندگی میں 10 یا 20 منٹ لیٹ ہوتے تو خود فون کرکے بتا دیا کرتے تھے کہ میں فلاں جگہ ہوں پریشان نہ ہونا۔ان دنوں میں گھر میں بالکل اکیلی تھی بیٹیاں دونوں ربوہ میں وقف عارضی پر تھیں بیٹے دونوں لندن میں تھے۔ چھوٹے ڈاکٹر طارق سعید احمد حمید کو پانچ دن پہلے امتحان دینے کیلئے بھجوایا تھا۔کلینک سے گھر کا فاصلہ 18 کلومیٹر ہے۔ صدر صاحب لوگوں نے مجھے تسلی دیتے ہوئے کہا کہ آپ پریشان نہ ہوں ہم آپ کے کلینک کی طرف جارہے ہیں اور ڈاکٹر صاحب کا پتہ لگاتے ہیں وہ تمام راستہ چیک کرتے گئے کہ شاید کوئی ایکسیڈنٹ ہوگیا ہو۔ راستے میں ایدھی والوں کا دفتر ہے ان سے معلوم کیا۔ پھر ہاسپٹل میں جہاں ایمرجنسی کیس جاتے ہیں فون کرکے پوچھا اس دوران وہاں کوئی ایمرجنسی نہیں گئی تھی۔تو یہ لوگ پھر واپس ہمارے گھر آگئے اور کہنے لگے کہ ڈاکٹر صاحب کا کوئی پتہ نہیں چل رہا شاید ڈاکٹر صاحب اغواء ہوگئے ہیں۔ جو گاڑی ڈاکٹر صاحب لے کر گئے تھے اس میں ٹریکر تھا تو میں نے ٹریکر والوں کو فون کرکے بتایا کہ آپ ہماری گاڑی کا پتہ لگائیں اس وقت کہاں ہے۔ انہوں نے رات 3 بجے بتایا کہ گاڑی شاہ لطیف تھانہ کی حدود میں کھڑی ہے صبح چاروں بچوں کو اطلاع دی بیٹیاں تو اسی دن جمعہ کے روز آگئیں بڑا بیٹا آصف حمید ہفتے کی صبح پہنچ گیا اور چھوٹا بیٹا طارق سعید احمد اتوار کے روز پہنچا اور سب جنازے میں شامل ہوگئے۔

شان سے جینے والے اور شان سے مرنے والے کا جنازہ بھی بڑی شان سے اٹھا۔کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی جس میں غیر از جماعت لوگوں کی بھی کثیر تعداد شامل تھی۔ 23 ستمبر کو بعد نماز عصر ان کی نماز جنازہ بیت الخبیر حلقہ اسٹیل ٹاؤن میں ادا کی گئی اور تدفین باغ احمد رزاق آباد کراچی میں ہی ہوئی نماز جنازہ اور تدفین کے موقع پر محترم امیر صاحب کراچی اور مرکز کی طرف مکرم ومحترم کیپٹن ماجد احمد خان صاحب نے شامل ہوکر نمائندگی فرمائی۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت لندن میں 2 مرتبہ نماز جنازہ غائب پڑھائی ایک مرتبہ 25 ستمبر بعد نماز مغرب بیت الفضل لندن میں اور دوسری مرتبہ اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 28 ستمبر 2007ء میں ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کی شہادت اور خدمات کا ذکر خیر فرمایا اور نافع الناس اور مسیحا کے الفاظ استعمال کئے اور افریقن ممالک میں خدمات کا ذکر فرمایا۔ربوہ میں بھی مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے جمعہ کے بعد 28 ستمبر کو کثیر تعدا دمیں احباب جماعت کے ساتھ نماز جنازہ غائب پڑھائی۔لندن میں دوسرے شہروں میں اور کینیڈا، امریکہ اور دوسرے بہت ممالک میں بھی نماز جنازہ غائب پڑھی گئی۔ اللہ تعالیٰ شہید کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ہمیں اپنی رضا میں راضی رہنے کی توفیق دے اور ان کی نیکیوں کا وارث بنائے آمین۔

جس دن ڈاکٹر صاحب کو شہید کیا گیا اس دن اچانک تیز آندھی آئی آسمان کا رنگ بدلا ہوا تھا ہر طرف اداسی چھائی ہوئی تھی سب لوگوں نے محسوس کیا ساتھ اچانک تیز بارش شروع ہوگئی بعد میں ڈرائیور نے بتایا کہ ڈاکٹر صاحب قادیانی تھے اس لئے ان کو گولیوں کا نشانہ بنایا گیا اور میں سنی تھا اس لئے مجھے چھوڑ دیا گیا۔ اس نے بتایا کہ وہ لوگ مجھے اپنے ساتھ نماز پڑھاتے تھے اور ڈاکٹر صاحب نے ان کے ساتھ نماز نہیں پڑھی اور انہوں نے ڈاکٹر صاحب سے ایک بک پر جو چیک بک کی طرح تھی دستخط کروائے شاید ان کے ریکارڈ رکھنے کی بک ہوگی وزیرستان وانا سے تعلق تھا پولیس مقابلے میں پکڑے جانے پر خود اقرار کیا اور مزید 20 لوگوں کی لسٹ دکھائی کہ ہم نے ان کو قتل کرنا ہے 4 خطرناک ملزمان تین بڑی شخصیات کے قتل میں پولیس کو مطلوب تھے جن میں سے ایک ہمارے ڈاکٹر حمید اللہ صاحب بھی شامل تھے ملزمان کے سروں کی قیمت ایک کروڑ روپے مقرر کی گئی تھی۔کلینک سے گھر آتے ہوئے۔کلینک اور گھر کا فاصلہ 18 کلومیٹر ہے راستے میں اچانک ایک سفید گاڑی بالکل روڈ کے درمیان اچانک آکر رکی اور ایک دم سے چار لوگ جن کے ہاتھوں میں پستول اور گن تھیں۔ ڈاکٹر صاحب ہمیشہ گاڑی لاک رکھتے تھے اچانک چاروں لوگوں نے چاروں شیشوں پر مکے مارنے لگ گئے اور اسلحہ دکھا کر گاڑی کے لاک کھلوائے۔ بقول ڈرائیور کے حملہ آوروں نے کہا کہ ہم نے دو بار پہلے بھی ان کو قتل کرنے کی کوشش کی لیکن ہر بار یہ بچ جاتا رہا ہے اب کے بار ہم اسے کسی بھی طرح بچنے نہیں دیں گے۔وہ بھی روزے کی حالت میں۔رات کا کھانا بھی نہیں کھایا تھا۔ بھوک اور پیاس کی حالت میں وہ مزید 28 سے 30 گھنٹے ان کے تشدد کا شکار ہوتے رہے۔اور 21 یا 22 ستمبر کی رات شہادت نصیب ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے پیاروں کو اپنی پیار کی آغوش میں سمیٹ لیا اور پھر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا میں راضی ہوجاتے ہیں اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ 1974ء میں بھی ڈاکٹر صاحب کے والد صاحب کا تمام کاروبار جلا دیا گیا تھا اور جلوس گھر کی طرف بھی آرہا تھا کہ ہمسایوں نے روک دیا اور ایک بڑی آفت سے اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا۔

امریکی پادری سموئیل مارینس زویمر

Samuel Marinus Zwemer

حضرت مصلح موعود نے ایک ملاقات میں اسے لاجواب کر دیا

پادری سموئیل مارینس زویمر کی پیدائش 12/اپریل 1867 میں مشی گن (امریکہ) کے شہر Vriesland میں ہوئی۔ ان کو **(دین حق) کی طرف عیسائیت کے نمائندے** کا خطاب دیا گیا، وہ ایک امریکی پادری تھے۔ ان صاحب کو امریکہ میں مذاہب عالم کے ایک قابل پروفیسر اور ایک جفاکش سیاح اور معروف صاحب قلم کے طور پر بھی جانا جاتا ہے۔ ان کے تعلیمی ریکارڈ سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے 1887ء میں مشی گن کے شہر Holland کے Hope College سے گریجوایشن مکمل کی اور پھر وہ New Brunswick میں 1890ء تک اسی شہر کی ایک Theological Seminary میں زیر تعلیم رہے۔ Reformed Church میں بطور پادری کام کرنے سے پہلے وہ 1891ء سے 1905 تک بصرہ اور دیگر عرب علاقوں میں مشنری کاموں پر متعین رہے۔ اس عرصہ میں زویمر نے ایشیا کے طول وعرض میں سیاحت کا سلسلہ بھی جاری رکھا اور شائد اسی سبب سے ان کا انتخاب بطور ممبر رائل جیوگرافیکل سوسائٹی لندن بھی ہوا۔

1929ء میں زویمر کا تقرر Prinston Theological Seminary میں مذاہب عالم اور عیسائی مشنوں کی تاریخ کے پروفیسر کے طور پر ہوا جہاں وہ 1951ء تک پڑھاتے رہے۔ زویمر مسلم دنیا میں عیسائیت کے فروغ کے لئے انتہائی حد تک کوششوں کے حامی تھے۔ ان کی شادی ایمی زویمر سے ہوئی جو زویمر کے کئی علمی منصوبوں اور کتب کی تیاری میں معاون بھی بنتی رہی۔

ایک عرصہ تک پادری زویمر صاحب سہ ماہی رسالہ The Moslim World کے مدیر کے طور پر کام کرتے رہے۔ اس علمی رسالہ کے کل 47 شمارے زویمر کے عرصہ ادارت (1911-1947) میں شائع ہوئے۔ ان کی زیادہ شہرت اس باعث تھی کہ وہ بار بار عیسائیوں کو مسلم ممالک میں جا کر مسلمانوں کو تبلیغ کرنے پر قائل کیا کرتے تھے۔

ایک ناقد Ruth A. Trucker کی رائے میں پادری زویمر کی تبلیغ سے عیسائیت میں داخل ہونے والوں کی تعداد ''**ان کی چالیس سالہ محنت اور خدمت کے باوجود شائد ایک درجن سے زیادہ نہ بڑھ سکی**'' اور زویمر کا سب سے بڑا کارنامہ یہ گنا جاتا ہے کہ وہ عیسائی دنیا کو مسلمان ممالک میں تبلیغ کی بہت زیادہ تاکید کیا کرتے تھے۔''

اس بات کی تائید اس طرح پر بھی ہوتی ہے کہ معروف مصنف ریورنڈ عمانوایل کھوکھر اپنی کتاب WHO IS WHO کے دوسرے حصہ میں مسلم دنیا میں زیادہ تبلیغی کام کرنے والے عیسائی پادریوں کا ذکر کرتے ہوئے صفحہ 184 سے 185 تک پادری زویمر کا ذکر کرتے ہیں یہاں فاضل مصنف ان کا تعارف لکھنے کے بعد ایک بات کہنے مجبور ہو جاتا ہے۔ اور لکھتا ہے کہ

''ساری زندگی دین کا مطالعہ کرنے والا زویمر کبھی بھی مسیح کے پیغام کو محدود کرنے پر تیار نہ تھا۔ اِس کے لئے اُس نے کئی طریقے اپنائے مثلاً ایک مصنف بن کر، مسلم دنیا میں تبلیغ کے لئے مشنری بھرتی کرنے اور عیسائی مشنوں میں نیا جذبہ پیدا کرنے جیسے کام کرنے اور اَن تھک محنت کے باوجود زویمر اپنی زندگی میں بہت تھوڑے مسلمانوں کو عیسائیت کے سرعام اقرار کے قابل بنا سکا۔''

(Who Is Who, Part 2nd. By Emanuel Khokhar, Page:185)

سہ ماہی رسالہ The Moslim world اور لندن سے شائع ہونے والے The Quarterly Review کی ادارت کے علاوہ زویمر نے درجنوں چھوٹی بڑی کتب تصنیف کیں۔ معروف معلوماتی ویب سائٹ ww.wikipedia.org پر زویمر کی تقریباً 44 کتب کے نام اور سن تصنیف کی فہرست موجود ہے۔

پادری زویمر کی چند کتب کا تعارف یہ ہے۔

☆......Studies in Popular Islam.

یہ زویمر کے مختلف مضامین کا مجموعہ ہے جن میں انہوں نے دینی معاشرے میں عام آدمی کے توہمات اور عقائد کو موضوع بحث بنایا ہے اور شریعت اور مسلمانوں کو وسوسوں اور وہموں کا مجموعہ ثابت کرنے کی سعی کی ہے۔

یہ کتاب 1939 میں طبع ہوئی اور اس کے کل دس ابواب ہیں۔

☆......Heirs of Islam.

اس میں مولوی حضرات، مذہبی شخصیات، مساجد سے متعلقہ خدمات پر مامور لوگوں اور دیگر دینی افراد کا تذکرہ ہے۔ اس کے کل 14 ابواب ہیں۔

☆......Call to Prayer.

اس کتاب کے کل 13 ابواب ہیں۔

☆......Translations of Koran

یورپی اور ایشیائی زبانوں میں قرآن کے تراجم کی تاریخ اور اس بابت بحث پر یہ کتاب کافی معلومات اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ (اس کتاب کے مندرجات کا مضمون میں آگے تفصیلی ذکر آئے گا)

The Use of Alms to win Converts.

اعتراضات اور نکتہ چینیوں سے بھری اس کتاب میں اس موضوع پر کافی اعتراضات ایک ساتھ جمع شدہ مل جاتے ہیں۔ اس کتابچہ کا نام ہی اس کے مندرجات کا اندازہ کرنے کے لئے کافی ہے۔

(اس کتاب کے مندرجات کا بھی اسی مضمون میں آگے تفصیلی ذکر آ رہا ہے)

☆......Raymond Lull

مسلمانوں کی طرف پہلا مشنری۔ اس کتاب کے کل 10 ابواب ہیں۔

☆ The Moslem Doctrine of God

قرآن اور قدیم دینی روایات کی روشنی میں خدا کی ذات اور صفات کے متعلق یہ مضمون لکھا گیا ہے۔

☆......The Moslem Christ.

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بابت قرآنی آیات واحادیث نبویہ ﷺ اور لفظی رعایت رکھنے والے علماء امت کی کتب کے حوالہ سے ایک تصویر پیش کرنے کی اس کتابچہ میں کوشش کی گئی ہے۔ اس کتاب کے کل 8 ابواب ہیں۔

☆......The Law of Apostasy

اس مضمون کے کل چھ ابواب ہیں۔ اور یہ کتابچہ معروف رسالہ ''Islamic Review'' میں نومبر 1916 میں شائع شدہ ہے۔

یہ مشہور عالم سیاح پادری اور مصنف قادیان بھی آئے۔ ان کی قادیان آمد کا حال **تاریخ احمدیت** میں کچھ اس طرح پر محفوظ ہے۔ لکھا ہے کہ

''امریکہ کے مستشرق پادری زویمر قادیان میں

امریکہ کے مشہور ومعروف مستشرق زویمر مرکز احمدیت دیکھنے کی غرض سے 28 مئی 1924ء کو قادیان آئے۔ آپ نے مرکزی ادارے دیکھنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے ملاقات کی اور سلسلہ کا لٹریچر لینے کے بعد رخصت ہوئے۔ اور امریکہ پہنچ کر ایک سرکلر خط شائع کیا جس میں عیسائی دنیا سے اپیل کی گئی کہ اسے جماعت احمدیہ کے مقابلے کے لئے خاص تیاری کرنی چاہئے۔ کیونکہ ''**جدید**......'' **جماعت احمدیہ** کے ذریعے سے یورپ وامریکہ میں مضبوط ہو رہا ہے۔

پادری زویمر نے چرچ مشنری ریویو لنڈن میں ''ہندوستان میں......'' کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا اور اس میں اپنی آمد قادیان کا ذکر مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا۔

(ترجمہ) ''ہمارا استقبال نہایت گرمجوشی کے ساتھ کیا گیا۔ درحقیقت انہوں نے ایک دوسرے ریلوے اسٹیشن (بٹالہ مراد ہے کیونکہ 1924 میں ابھی قادیان میں ریل نہ آئی تھی) پر ہمیں لانے کے لئے آدمی بھیجا (مگر ہم دوسرے رستے آ گئے) اور ہمیں گھنٹوں کی بجائے دنوں تک قادیان میں ٹھہرنے کی دعوت دی.......... یہاں سے نہ صرف رسالہ ''ریویو آف ریلیجنز'' شائع ہوتا ہے بلکہ تین اور رسائل بھی نکلتے ہیں اور لندن، پیرس، برلن، شکاگو، سنگاپور اور تمام مشرق قریب کے ساتھ خط وکتابت کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ چھوٹے چھوٹے دفاتر ہر قسم کے دستیاب ہونے والے سامان مختلف انسائیکلو پیڈیا ڈکشنریوں اور عیسائیت کے خلاف لٹریچر سے بھرے پڑے ہیں۔ یہ ایک اسلحہ خانہ ہے جو ناممکن کو ممکن بنانے کے لئے تیار کیا گیا ہے اور ایک زبردست عقیدہ ہے جو پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہلا دیتا ہے۔''

(تاریخ احمدیت مولفہ: مولانا دوست محمد شاہد صاحب جلد 4 صفحہ: 470 جدید ایڈیشن)

ان پادری صاحب کی قادیان آمد اور ان کی حضرت مصلح موعود سے ملاقات کا حال خود حضور کے الفاظ میں یوں ہے۔ یہ اقتباس دراصل حضرت مصلح موعود کے عظیم الشان مقام اور آپ کے ساتھ غیر معمولی آسمانی تائید ونصرت پر بھی اطلاع دیتا ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں۔

''قادیان میں ایک دفعہ پادری زویمر آیا جو دنیا کا مشہور ترین پادری اور امریکہ کا رہنے والا تھا۔ وہ وہاں کے ایک بہت بڑے تبلیغی رسالہ کا ایڈیٹر بھی تھا۔ اور یوں بھی ساری دنیا کی عیسائی تبلیغی سوسائٹیوں میں ایک نمایاں مقام رکھتا تھا۔ اس نے قادیان کا بھی ذکر سنا ہوا تھا۔ جب وہ ہندوستان میں آیا تو اور مقامات کو دیکھنے کے بعد وہ قادیان آیا۔ اس کے ساتھ ایک اور پادری گارڈن نامی بھی تھا۔ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم اس وقت زندہ تھے۔ انہوں نے اسے قادیان کے تمام مقامات دکھائے۔ مگر پادری آخر پادری ہوتا ہے نیش زنی سے باز نہیں رہ سکتا۔ ان دنوں قادیان میں ابھی ٹاؤن کمیٹی نہیں بنی تھی۔ اور گلیوں میں بہت گند پڑا رہتا تھا۔ پادری زویمر باتوں باتوں میں ہنس کر کہنے لگا ہم نے قادیان بھی دیکھ لیا اور نئے مسیح کے گاؤں کی صفائی بھی دیکھ لی۔ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اسے ہنس کر کہنے لگے۔ پادری صاحب ابھی پہلے مسیح کی ہی ہندوستان پر حکومت ہے اور یہ اس کی صفائی کا نمونہ ہے۔ نئے مسیح کی حکومت ابھی قائم نہیں ہوئی۔ اس پر وہ بہت ہی شرمندہ اور ذلیل ہو گیا۔ پھر اس نے مجھے کہلا بھیجا کہ میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں۔ میری طبیعت کچھ خراب تھی۔ میں نے جواب دیا کہ پادری صاحب بتائیں کہ وہ مجھے کیوں ملنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا چند باتیں پوچھنا چاہتا ہوں مگر پہلے نہیں بتا سکتا۔ خیر میں نے ان کو بلالیا۔ وہ بھی آ گئے

اور پادری گارڈن صاحب بھی آگئے۔ایک دو دوست اور بھی موجود تھے۔ پادری زویمر صاحب کہنے لگے میں ایک دو سوال کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا فرمائیے۔ کہنے لگے (۔) کا عقیدہ تناسخ کے متعلق کیا ہے؟ آیا وہ اس مسئلہ کو مانتا ہے یا انکار کرتا ہے۔ جونہی اس نے یہ سوال کیا معاً اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈال دیا کہ اس کا اس سوال سے منشاء یہ ہے کہ تم جو مسیح موعود کو مسیح ناصری کا بروز اور ان کا مثیل کہتے ہو۔تو آیا اس سے یہ مطلب ہے کہ مسیح ناصری کی روح ان میں آگئی ہے۔اگر یہی مطلب ہے تو یہ تناسخ ہوا۔ اور تناسخ کا عقیدہ قرآن کریم کے خلاف ہے۔ چنانچہ میں نے انہیں ہنس کر کہا۔پادری صاحب آپ کو غلطی لگ گئی ہے ہم یہ نہیں سمجھتے کہ مرزا صاحب میں مسیح ناصری کی روح آگئی ہے بلکہ ہم ان معنوں میں آپ کو مسیح ناصری کا مثیل کہتے ہیں کہ......میں نے جب یہ جواب دیا تو اس کا رنگ فق ہوگیا اور کہنے لگا کہ آپ کو کس نے بتایا کہ میں نے یہ سوال کرنا تھا۔ میں نے کہا آپ یہ بتائیے کہ آیا آپ کا اس سوال سے یہی منشاء تھا یا نہیں؟ کہنے لگا۔ہاں میرا منشاء تو یہی دریافت کرنا تھا ۔میں حیران تھا کہ جب قرآن تناسخ کے خلاف ہے تو احمدی مرزا صاحب کو مسیح موعود کس طرح کہہ سکتے ہیں۔ پھر میں نے کہا اچھا آپ دوسرا سوال پیش کریں ۔کہنے لگا میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ نبی کی بعثت کیسے مقام پر ہونی چاہئے یعنی اس کو اپنا کام سرانجام دینے کے لئے کس قسم کا مقام چاہئے ۔جونہی اس نے یہ دوسرا سوال کیا۔معاً دوبارہ خدا نے میرے دل میں یہ بات ڈال دی کہ اس سوال سے اس کا منشاء یہ ہے کہ قادیان ایک چھوٹا سا گاؤں ہے یہ دنیا کا مرکز کیسے بن سکتا ہے۔ اور اس چھوٹے سے مقام سے ساری دنیا میں (۔) کس طرح کی جاسکتی ہے ۔اگر حضرت مرزا صاحب کی بعثت کا مقصد ساری دنیا میں (۔) کی (۔) پہنچانا ہے تو آپ کو ایسی جگہ بھیجنا چاہئے تھا جہاں ساری دنیا میں آواز پہنچ سکتی ہو۔نہ یہ کہ قادیان جو ایک چھوٹا سا گاؤں ہے اس میں آپ کو بھیج دیا جاتا۔غرض اللہ تعالیٰ نے اس کے سوال کے معاً بعد یہ بات میرے دل میں ڈال دی اور میں نے پھر اسے مسکرا کر کہا۔ پادری صاحب ناصرہ یا ناصرہ سے بڑا کوئی شہر ہو وہاں نبی آ سکتا ہے۔ حضرت مسیح ناصری جس گاؤں میں ظاہر ہوئے تھے اس کا نام ناصرہ تھا اور ناصرہ کی آبادی بمشکل دس بارہ گھروں پر مشتمل تھی۔ میرے اس جواب پر پھر اس کا رنگ فق ہوگیا۔اور وہ حیران ہوا کہ میں نے اس کی اسی بات کا جواب دے دیا جو درحقیقت اس کے سوال کے پس پردہ تھی۔اس کے بعد اس نے تیسرا سوال کیا جو اس وقت مجھے یاد نہیں رہا۔ بہرحال اس نے تین سوال کئے اور تینوں سوالات کے متعلق قبل از وقت اللہ تعالیٰ نے القاء کر کے مجھے بتا دیا کہ اس کا ان سوالات سے اصل منشاء کیا ہے اور باوجود اس کے کہ وہ چکر دے کر پہلے اور سوال کرتا تھا پھر بھی اللہ تعالیٰ اس کا اصل منشاء مجھ پر ظاہر کر دیتا اور وہ بالکل لاجواب ہوگیا۔تو اللہ تعالیٰ قلوب پر عجیب رنگ میں تصرف کرتا اور اس تصرف کے ماتحت اپنے بندوں کی مدد کیا کرتا ہے۔اور یہ تصرف صرف خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہوتا ہے بندوں کے اختیار میں نہیں ہوتا۔''

(تفسیر کبیر از حضرت مصلح موعود
جلد 7 صفحہ:89 تا 90)

اور پادری زویمر اپنے اس دورے کو بہت اہم خیال کیا کرتے تھے،اور اس کو اپنے ایک کارنامے کے طور پر ذکر کیا کرتے تھے۔ حضرت مصلح موعود اپنی کتاب ''حضرت مسیح موعود کے کارنامے'' (فرمودہ 28 دسمبر 1928 بر موقع جلسہ سالانہ قادیان) میں ایک جگہ فرماتے ہیں۔

''غرض جماعت احمدیہ کے کام کی اہمیت کا ان لوگوں کو بھی اقرار ہے جو جماعت میں داخل نہیں ہیں۔ بلکہ جو (۔) کے دشمن ہیں وہ بھی اقرار کرتے ہیں۔ابھی کلکتہ میں ڈاکٹر زویمر کے لیکچر ہوئے۔یہ ڈاکٹر صاحب عیسائیوں میں سب سے زیادہ (۔) کے متعلق واقفیت رکھنے کے مدعی ہیں۔مصر میں ایک رسالہ ''مسلم ورلڈ'' نکالتے ہیں۔پچھلی دفعہ جب آئے تو قادیان بھی آئے تھے۔اور یہاں سے جا کر انہوں نے بعض دوسرے شہروں میں اشتہار دیا تھا کہ وہ ڈاکٹر زویمر جو قادیان سے بھی ہو آیا ہے ان کا لیکچر ہوگا۔کچھ عرصہ ہوا وہ کلکتہ گئے اور وہاں انہوں نے لیکچر دیا۔ مولوی عبدالقادر صاحب ایم اے پروفیسر جو میری ایک بیوی کے بھائی ہیں، انہوں نے کچھ سوال کرنے چاہے۔اس پر دریافت کیا گیا کہ کیا آپ احمدی ہیں؟ انہوں نے کہا۔ہاں۔اس پر کہا گیا کہ ہم احمدیوں سے مباحثہ نہیں کرتے۔مصر میں انہی صاحب کی کوشش سے کئی لوگ مسیحی بنا لئے گئے۔اتفاقاً ایک شخص عبدالرحمان صاحب مصری کو جو ان دنوں مصر میں تھے مل گیا۔انہوں نے اسے احمدی نکتہ نگاہ سے دلائل سمجھائے۔وہ پادری زویمر کے پاس گیا اور جا کر گفتگو کی۔اور کہا کہ مسیح زندہ نہیں بلکہ قرآن کریم کی رو سے فوت ہوگئے۔اس پادری نے کہا کہ کسی احمدی سے تو تم نہیں ملے؟ اس مصری نے کہا۔ہاں ملا ہوں۔یہ جواب سن کر وہ گھبرا گئے اور آئندہ بات کرنے سے صاف انکار کر دیا۔غرض خدا کے فضل سے ہماری جماعت کو مذہبی دنیا میں ایسی اہمیت حاصل ہو رہی ہے کہ دنیا حیران ہے......''

(حضرت مسیح موعود کے کارنامے، انوار العلوم
جلد 10 صفحہ:124-125)

مکرم محمد اکرم عمر صاحب

محترم مولانا بشیر احمد صاحب قمر

خاکسار اختصار کے ساتھ محترم مولانا بشیر احمد صاحب قمر کی سیرت سے متعلق بعض ذاتی مشاہدات و تجربات ذیل میں لکھتا ہے۔

انتھک محنت:

محترم مولوی صاحب دفتر میں آتے ہی کام شروع کر دیتے۔ ڈاک چیک کرتے تو ہر خط کو بغور پڑھتے اور اس کے اوپر تبصرہ یا جواب بھی لکھتے جاتے۔اس تیزی کے ساتھ خطوط پڑھتے اور جواب دیتے کہ انتہائی حیرت ہوتی ۔بعض جواب اس قدر لمبے لمبے تحریر فرماتے کہ ہمیں تعجب ہوتا کہ اتنا جلدی کیسے لکھ لیتے ہیں۔

ہر رپورٹ اور ہر ایک خط کا جواب دینا پسند کرتے۔ بہت ساری ڈاک چند گھنٹوں میں چیک کر کے جوابات اور تبصروں کے ساتھ دفتر والوں کے سپرد کر دیتے اور خود حوالہ جات کی چھان بین اور مزید کتب کی تیاری میں لگ جاتے اور چھٹی تک مسلسل تحریر کے کام میں منہمک رہتے۔اس دوران زائرین اور ملنے والوں کو بھی وقت دیتے اور مختصر جامع الفاظ کے ساتھ اپنی نصائح فرماتے اور لوگوں سے ملنا پسند فرماتے۔

مزاح و شگفتگی:

آپ کی طبیعت میں مزاح اور شگفتگی تھی۔دفتر میں داخل ہونے کے بعد حاضر عملہ سے غیر حاضر کارکنان کے متعلق پوچھتے اور ہمارے ایک ساتھی کارکن کے متعلق کبھی فرماتے ''شہزادہ نہیں آیا''۔کبھی کہتے ''آج آپ کے افسر وغیرہ کہاں ہیں شائد انہیں بیگم نے روک لیا ہے''۔غرض چھوٹی چھوٹی شگفتہ باتوں سے عملے کا دل بہلائے رکھتے تھے اور انہیں ان کی ذمہ داریوں کی طرف احسن رنگ میں متوجہ بھی کر دیتے۔

دعا گو، عبادت گزار:

آپ ایک نہایت دعا گو عبادت گزار بزرگ تھے۔نمازیں بیت الذکر میں ادا کرنے کو ترجیح دیتے۔ دفتر سے روانہ ہونے سے قبل نماز ظہر کی سنتیں دفتر ہی میں ادا کرتے اور بڑے خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھتے۔لوگ انہیں دعاؤں کے خط بھی لکھتے اور دعا کا کہتے تو ہر ایک کو یہ تلقین فرماتے کہ خلیفہء وقت سے تعلق پیدا کریں اور حضور کو دعا کا خط ضرور لکھیں اور خود بھی دعا کرتے۔

پابندیٔ وقت:

آپ بروقت کام کرنے کے عادی تھے کسی جگہ تاخیر سے پہنچنے کو پسند نہ فرماتے۔ ہر کام وقت پر کرتے۔ دفتر میں بھی وقت پر پہنچنے کی سعی فرماتے اور وقت کی پابندی کرنے والے کارکنان سے خوش ہوتے۔

حق امانت:

آپ اپنے کام سے پوری دیانت داری برتتے۔ دفتری اوقات میں مفوضہ جماعتی کام کرنے کو ترجیح دیتے بلکہ اسی دفتر کا متعلقہ کام کرنے کو ہی پسند فرماتے۔کارکنان سے بھی یہی توقع رکھتے کہ ہر کارکن دفتر میں رہے اور متعلقہ شعبہ کا ہی کام کرے اور دوسرے شعبوں کا کام دفتری اوقات میں نہ کرے۔ اور یہ فرماتے کہ جس چیز کی اسے تنخواہ ملتی ہے پہلے اُسے وہی کام کرنا چاہئے دوسرے کام اور وقت پہ چھوڑ دینے چاہئیں۔

تحریر کردہ کتب:

آپ نے کئی کتب مرتب کیں۔حقیقۃ الصلوٰۃ توبہ و استغفار کی حقیقت ۔حقیقۃ الدعا۔محاسن قرآن کریم۔پُر حکمت نصائح ۔مشکل الفاظ کے معنی (اردو انگریزی)۔ انتخاب منظوم کلام ۔اسماء المہدی۔ تلاوت قرآن کریم کے آداب وغیرہ۔

تکالیف پر صبر:

آپ تکلیف کا اظہار نہیں کرتے تھے ۔بیماری کے دنوں میں بھی بڑے صبر سے تکلیف برداشت کی۔

تحائف دینا:

بعض ملنے کے لئے آنے والوں کو اپنی کتب تحفۃً بھی دیا کرتے تھے۔زیادہ تر کتب کا تحفہ دینا ہی پسند کرتے۔

سادگی:

آپ کی طبیعت نہایت سادہ تھی۔لباس بھی سادہ تھا۔شلوار قمیص زیب تن کرتے ۔دفتر آتے ہوئے، جمعہ اور تقریبات پر جاتے ہوئے پگڑی اور اچکن بھی استعمال کرتے۔کبھی کبھی ٹوپی پہن کر بھی آتے۔کسی قسم کا تکبر اور ریا نہیں تھا۔سادگی اور انکساری آپ کے وجود سے نمایاں جھلکتی تھی۔

مرکز کی ہدایات کی پابندی:

نظام سلسلہ کی طرف سے آنے والی ہدایات پر خود بھی عمل کرتے اور عملہ سے بھی پابندی کرواتے تھے۔ خصوصاً ٹوپی پہننے کی ہدایت پر اس قدر زور دیتے کہ اپنے ایک دو کارکنوں کو ٹوپی خرید کر دی ۔اسی طرح ڈاڑھی رکھنے کی بھی خصوصی تاکید کرتے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ محترم مولوی صاحب موصوف کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے۔آمین

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرمہ نعیمہ سلہری صاحبہ لاہور تحریر کرتی ہیں۔

میرے بیٹے مکرم نجم الثاقب صاحب ولد مکرم طاہر محمود زیروی صاحب مکینیکل انجینئر شیل آئل کمپنی کراچی کے نکاح کا اعلان مورخہ 19 جون 2009ء کو مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ نے ہمراہ محترمہ ڈاکٹر ربیعہ شفیق صاحبہ بنت محترم محمد شفیق صاحب ایڈووکیٹ سے ساڑھے تین لاکھ روپے حق مہر پر بیت النور میں کیا۔ محترم نجم الثاقب صاحب محترم ثاقب زیروی صاحب مرحوم کے پوتے اور حضرت حکیم اللہ بخش خاں صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں۔ مکرمہ ڈاکٹر ربیعہ شفیق صاحبہ محترم ڈاکٹر خلیل الرحمٰن صاحب سابق امیر ضلع ملتان کی نواسی، محترم محمد رفیق صاحب آف سمن آباد کی پوتی اور حضرت کرم الٰہی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں۔ تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

اینٹری ٹیسٹ برائے

پنجاب یونیورسٹی

یونیورسٹی آف دی پنجاب لاہور نے دوسالہ ایم اے ایم ایس سی پروگرامز میں داخلہ کیلئے اینٹری ٹیسٹ کے شیڈیول کا اعلان کر دیا ہے۔ اینٹری ٹیسٹ فارم مورخہ 13 جولائی 2009ء سے متعلقہ ڈیپارٹمنٹ سے دستیاب ہے۔ اینٹری ٹیسٹ مورخہ 27 جولائی 2009ء سے 2/اگست 2009ء تک ہوں گے۔ جن میں مضامین کے اینٹری ٹیسٹ نہیں ہوں گے ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔ میتھ میٹکس، سپیس سائنس، سوشل ورک، فزکس، زوآلوجی باٹنی، آرٹ اینڈ ڈیزائن، عربی، فرنچ، کشمیریات، فارسی، پنجابی، اردو، کول ٹیکنالوجی، لائبریری اینڈ انفارمیشن سائنس، ہسٹری، آرکیالوجی، پولیٹیکل سائنس، جیوگرافی، فلاسفی، لاء، اسلامک سٹڈیز، اکنامکس، کمیونیکیشن سٹڈیز، ایڈمنسٹریٹو سائنسز، اینڈ سپیشل ایجوکیشن، مزید معلومات کیلئے ویب سائٹ www.pu.edu.pk ملاحظہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

ولادت

مکرمہ امۃ القیوم شمس صاحبہ دارالعلوم وسطی ربوہ لکھتی ہیں۔

میرے بیٹے مکرم منظور الحق شمس صاحب لندن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے مورخہ 28/اپریل 2009ء کو دو بیٹوں اور ایک بیٹی کے بعد تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام دانیال شمس عطا فرمایا ہے۔ نومولود خدا تعالیٰ کے فضل سے تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ بچہ مکرم چوہدری رشید احمد اٹھوال صاحب دارالیمن غربی کا نواسہ، مکرم حافظ مبین الحق شمس صاحب کا پوتا اور محترم میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان اور حضرت مرزا غلام نبی صاحب مسگر امرتسری رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو دراز عمر عطا کرے نیز خادم دین اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

نکاح وتقریب شادی

مکرم حفیظ اللہ خان صاحب سیکرٹری وقف جدید شیخوپورہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم نجیب اللہ خاں صاحب کی تقریب شادی ہمراہ مکرمہ صباحت نعیم صاحبہ دختر مکرم نعیم اللہ طاہر صاحب دارالرحمت غربی ربوہ مورخہ 10 مئی 2009ء کو بمقام الرفیع بینکویٹ ہال فیکٹری ایریا ربوہ منعقد ہوئی۔ محترم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ نے اس نکاح کا اعلان کیا۔ دلہن حضرت میاں پیر محمد صاحب پیرکوٹی رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے بابرکت بنائے اور دینی و دنیاوی حسنات سے نوازے۔ آمین

پتہ درکار ہے

مکرم صغیر احمد بلوچ صاحب ولد مکرم شبیر احمد بلوچ صاحب نے مورخہ 29 ستمبر 2004ء کو دارالعلوم وسطی سے وصیت کی تھی موصی صاحب کا دفتر سے رابطہ نہیں ہو رہا براہ کرم ان کے کسی عزیز یا رشتہ دار کو ان کے موجودہ ایڈریس کے متعلق علم ہو تو وہ جلد دفتر وصیت کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

سالانہ سہ روزہ تربیتی پروگرام

(واقفین نو پاکستان)

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ وکالت وقف نو کو سالانہ سہ روزہ تربیتی پروگرام برائے واقفین نو پاکستان مورخہ 10 تا 12 جولائی 2009ء جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس پروگرام میں کلاس دہم کے طلباء شرکت کرتے ہیں۔

افتتاحی تقریب 10 جولائی کو 7:30 بجے شام جامعہ احمدیہ جونیئر میں منعقد ہوئی۔ تلاوت ونظم کے بعد مہمان خصوصی محترم ملک خالد مسعود صاحب صدر مجلس کارپرداز نے اس پروگرام کا افتتاح کیا۔ اپنی تقریر میں انہوں نے بچوں کو وقف زندگی کی اہمیت اور واقف زندگی کے فرائض کے متعلق بتایا۔ افتتاحی تقریب کے فوراً بعد ایک پرچہ تمام طلباء سے لیا گیا۔

ان ایام میں نماز تہجد اور پنجوقتہ نمازوں کا التزام کیا گیا۔ علمی اخلاقی موضوعات کے علاوہ کیریئر پلاننگ کے سلسلہ میں مفید معلومات پر مبنی لیکچرز ہوئے نیز طلباء کے درمیان تلاوت، نظم، تقریر، دینی معلومات اور بیت بازی کے علمی مقابلہ جات اور ورزشی مقابلہ جات میں کلائی پکڑنا، پنجہ آزمائی اور ثابت قدمی کے مقابلے بھی کروائے گئے۔

ان پروگراموں میں منتخب واقفین نو کے کیریئر پلاننگ کے سلسلہ میں انفرادی انٹرویوز بھی کئے گئے اور بچوں کی معلومات میں اضافہ کیلئے مجلس سوال وجواب بھی منعقد کی گئی۔ جس میں طلباء کے ذہنوں میں ابھرنے والے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔

پروگرام کے شرکاء کی رہائش کا انتظام نور ہوسٹل میں کیا گیا تھا۔ اس سال 35 اضلاع سے 259 واقفین نو نے شرکت کی جبکہ گزشتہ سال 33 اضلاع کے 258 واقفین نو نے شرکت کی تھی۔

اختتامی تقریب مورخہ 12 جولائی 2009ء کو زیر صدارت محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ منعقد ہوئی۔ تلاوت ونظم کے بعد محترم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو نے رپورٹ پیش کی اور تمام شرکاء اور مہمانان کا شکریہ بھی ادا کیا۔ رپورٹ کے بعد محترم مہمان خصوصی نے مختلف مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے اور بچوں کو نصائح کرتے ہوئے وقف کے تقاضوں کو پورا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد دعا کروائی اور یوں یہ سہ روزہ تربیتی پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

مکرم بریگیڈیئر افتخار احمد میر صاحب (ستارہ بسالت)

جماعت احمدیہ راولپنڈی کے ایک مخلص احمدی مکرم بریگیڈیئر افتخار احمد میر صاحب (ستارہ بسالت) مورخہ 17 جولائی 2003ء کو نامعلوم افراد کی فائرنگ سے راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔ بوقت شہادت آپ کی عمر 64 سال تھی۔ 19 جولائی کو آپ کی نماز جنازہ ربوہ میں ادا کی گئی اور ربوہ میں تدفین ہوئی۔

آپ اپنی رہائش گاہ میں دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے کہ دہشت گرد آپ کے گھر آئے اور آپ کو شدید زخمی کر دیا اور پھر CMH راولپنڈی میں انتقال کر گئے۔ آپ نے 1960ء میں مسلح افواج میں کمیشن حاصل کیا اور فوج میں اہم عہدوں پر فائز رہے۔ 1992ء میں بریگیڈیئر کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے اور پھر پانچ سال تک فوجی فاؤنڈیشن کے سیکرٹری کے اہم عہدہ پر کام کرنے کی توفیق ملی۔ 1993ء میں آپ کو تمغہ بسالت سے نوازا گیا۔ پس ماندگان میں دو بیٹے یادگار چھوڑے۔

ملازمت کے مواقع

PEL کمپنی کو اپنے مختلف ڈیپارٹمنٹس میں مینیجرز وانجینئرز درکار ہیں۔ رابطہ کیلئے

www.pel.com.pk

اینگرو انرجی لمیٹڈ کو کراچی اور ڈھرکی میں اپنی کمپنی کیلئے ٹیکنیشن، کیمیکل انجینئر، آفیسر اور سیکشن ہیڈ درکار ہیں۔ درخواستیں 18 جولائی 2009ء تک بھجوائی جاسکتی ہیں۔

پاکستان نیوی کو نوجوان درکار ہیں۔

ہائر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد کو پراجیکٹ ڈائریکٹر، ڈپٹی ڈائریکٹر، پراجیکٹ مینیجر، اسسٹنٹ پراجیکٹ مینیجر، اسسٹنٹ اکاؤنٹس مینیجر، DEO اور آفس اسسٹنٹ درکار ہے۔ درخواستیں 28 جولائی 2009ء تک بھجوائی جاسکتی ہیں۔

نیشنل بینک آف پاکستان کو Trainees for Audit درکار ہیں۔

نوٹ: تمام اشتہارات کی تفصیل کیلئے مورخہ 12 جولائی 2009 کا روزنامہ اخبار ڈان ملاحظہ فرمائیں

(نظارت صنعت وتجارت)

ولادت

مکرم ملک رضوان احمد صاحب انسپکٹر مجلس انصاراللہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو ایک بیٹے کے بعد مورخہ 7 جولائی 2009ء کو ایک بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام نائلہ رضوان عطا فرمایا ہے۔ بچی محترم ملک منیر احمد صاحب مرحوم سابق کارکن دفتر تحریک جدید شعبہ آڈٹ کی پوتی اور محترم اکبر علی گوندل صاحب آف آنبہ ضلع شیخوپورہ کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو خادمہ دین بنائے اور صحت وسلامتی والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

خبریں

دہشت گردی سے نمٹنے کیلئے صرف طاقت کا استعمال کافی نہیں

وزیراعظم گیلانی نے کہا ہے کہ دہشت گردی عالمی مسئلہ ہے جس کے حل کیلئے صرف فوجی طاقت کا استعمال کافی نہیں، اس کے لئے علاقائی اور عالمی کوششیں ہی کامیاب ہوسکتی ہیں۔ان خیالات کا اظہار انہوں نے غیر وابستہ ممالک کے 15ویں سربراہی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس مسئلے کا پائیدار حل اس صورت میں ممکن ہے جب برسوں سے حل طلب سیاسی تنازعات کو طے کیا جائے۔

دہشت گردی کے خلاف عالمی کانفرنس بلائی جائے

بھارتی وزیراعظم من موہن سنگھ نے مصر کے شہر شرم الشیخ میں غیر وابستہ ممالک کی تنظیم کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ دہشت گردی اور انتہا پسندی دنیا کو تباہ کر رہی ہے اور پوری دنیا کو مل کر دہشت گردی کا مقابلہ کرنا ہوگا اور اس کے لئے مشترکہ کوششوں کی ضرورت ہے۔ میرا مطالبہ ہے کہ دہشت گردی کے حوالے سے عالمی کانفرنس بلائی جائے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ہمیں دہشت گردی کے نیٹ ورک کو ختم کرنا ہوگا۔

مالاکنڈ میں بھارتی مداخلت پر پاکستان کی تشویش

پاکستان کے سیکرٹری خارجہ سلمان بشیر نے کہا ہے کہ بھارتی ہم منصب سے ان کی ملاقات مفید رہی ہے انہوں نے کہا کہ ملاقات میں پاکستان نے بھارت کو اس کے اندرونی اور بالخصوص مالاکنڈ میں مداخلت پر اپنی تشویش سے آگاہ کر دیا ہے۔

سوات اور مہمند ایجنسی میں اہم کمانڈر سمیت 28 جنگجو ہلاک

سوات اور مہمند ایجنسی میں سیکیورٹی فورسز اور قبائلی لشکر کی کارروائیوں میں انتہائی مطلوب دہشت گرد کمانڈر ابوللیث سمیت 28 جنگجو ہلاک ہوگئے جبکہ 17 کو گرفتار کرلیا گیا۔جھڑپوں میں ایک سیکیورٹی اہلکار جاں بحق اور 3 زخمی ہوئے۔

بی اے/بی ایس سی کے نتائج، 27فیصد کامیاب

پنجاب یونیورسٹی نے بی اے، بی ایس سی کے سالانہ امتحانات 2009ء کے نتائج کا اعلان کر دیا۔ امتحانات میں ایک لاکھ 83ہزار 350 طلباء و طالبات شریک ہوئے جن میں سے 50849 طلبہ نے کامیابی حاصل کی، تناسب 27.73 فیصد رہا جبکہ 72 فیصد امیدوار فیل ہوگئے۔ مذکورہ نتائج میں بی اے اور بی ایس سی کلاسز میں طالبات نے میدان مارلیا اور بی اے، بی ایس سی کی پہلی تینوں پوزیشنیں طالبات نے حاصل کیں جوکہ پنجاب یونیورسٹی کی تاریخ کا ایک نیا ریکارڈ ہے۔ بی اے کی پہلی تینوں ٹاپ پوزیشنز حاصل کرنے والی طالبات پرائیویٹ امیدوار تھیں۔

(بقیہ از صفحہ 1)

سے 1991ء تک بطور امیر ومشنری انچارج خدمات بجالاتے رہے۔اس کے بعد آپ بطور پرنسپل جامعہ احمدیہ انڈونیشیا رہے اور فروری 2002ء کو بیماری کی وجہ سے واپس ربوہ تشریف لے آئے۔ انڈونیشیا میں آپ کی خدمات کا عرصہ 33 سال اور کل عرصہ خدمت سلسلہ 48 سال ہے۔

مندرجہ بالا ممالک میں خدمات کے علاوہ آپ نے بطور مربی سنگاپور، ملائیشیا، فلپائن اور تھائی لینڈ کی جماعتوں کے دورے بھی کئے۔ انڈونیشیا میں قیام کے دوران آپ نے 15 مختلف دینی موضوعات پر کتب تالیف کیں۔

آپ بہت سادہ اور صاف زندگی گزارنے والے تھے۔ بہت محنتی اور ہر کام وقت کے مطابق کرتے تھے۔قرآن حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود کا وسیع مطالعہ تھا۔آپ جماعتی چندوں میں بہت آگے تھے۔

آپ نے پسماندگان میں 4 بیٹیاں مکرمہ امۃ الحمید فوزیہ صاحبہ اہلیہ مکرم مختار احمد صاحب چیمہ مربی سلسلہ کینیڈا، مکرمہ طیبہ چیمہ صاحبہ پرنسپل جامعہ نصرت گرلز کالج ربوہ اہلیہ مکرم تنویر احمد صاحب مہار، مکرمہ بشریٰ چیمہ صاحبہ اہلیہ مکرم کرنل عارف محمود گوندل صاحب راولپنڈی اور مکرمہ ثمینہ فرخ صاحبہ اہلیہ مکرم ظفراللہ صاحب کینیڈا چھوڑی ہیں۔

اللہ تعالیٰ جماعت کے اس مخلص اور بزرگ خادم سلسلہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

رپورٹ: مکرم عبدالستار رؤف صاحب کمبوڈیا

کمبوڈیا کا چھٹا جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ کمبوڈیا کو اپنا چھٹا جلسہ سالانہ 29-30 مئی 2009ء کو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ جلسہ بیت احمدیہ Knai Kokow کے کمپاؤنڈ میں منعقد ہوا۔ پروگرام کا باقاعدہ آغاز خطبہ جمعہ اور نماز جمعہ کے بعد ہوا جبکہ خاکسار نے لوائے احمدیت لہرایا اور ایک احمدی بزرگ مکرم حاکم آثمان صاحب نے کمبوڈیا کا قومی پرچم لہرایا۔

نماز جمعہ اور عصر کے بعد پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم سے ہوا۔سب سے پہلے صدر صاحب جماعت نے سب احباب کو خوش آمدید کہا جس کے بعد خاکسار نے افتتاحی دعا کروائی۔اس کے بعد دین حق احمدیت ہے اور احمدیت دین حق ہے، 'دین حق میں نظام خلافت'، 'خلافت احمدیہ'، 'تربیت اولاد اور والدین کی ذمہ داریاں' 'صداقت حضرت مسیح موعود'، 'جماعت احمدیہ کی انسانی خدمات' جیسے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔

اس جلسہ میں بعض مہمانوں کو بھی تقریر کرنے کا موقع دیا گیا اور انہوں نے اپنے اپنے انداز میں خوشی کا اظہار کیا۔ آخر پر خاکسار نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔اس طرح اختتامی دعا کے ساتھ دو دن کا یہ بابرکت جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

اس جلسہ میں کمبوڈیا کی 9 جماعتوں کے 457 احباب شامل ہوئے۔ غیر از جماعت مہمانوں کی تعداد بھی کافی تھی۔ قارئین کرام سے درخواست دعا ہے کہ کمبوڈیا کی جماعت بہت چھوٹی جماعت ہے۔اس کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ہماری توفیق کو اور ہماری تعداد کو بھی بڑھائے اور اپنے فضلوں سے نوازتے ہوئے ہمارے کاموں میں بہت برکت دے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 26 جون 2009ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 17 جولائی

طلوع فجر	4:44
طلوع آفتاب	6:12
زوال آفتاب	1:14
غروب آفتاب	8:16

گاڑی برائے فروخت

ایک عدد گاڑی سوزوکی کلٹس (Suzuki Cultus) ماڈل 2003ء پٹرول کلر سلکی سلور۔ اچھی حالت میں جماعتی ادارہ کے زیر استعمال فروخت کرنا مقصود ہے۔ خواہشمند احباب رابطہ کریں۔

047-6213029:

گلزار احمد طاہر ہاشمی: 0333-6711797

حبوب مفید اٹھرا

چھوٹی ڈبی -/100 روپے بڑی -/400 روپے

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

NASIR ناصر

Ph:047-6212434 -6211434

نسیم جیولرز

اقصیٰ روڈ ربوہ

کریڈٹ کارڈ کی سہولت موجود ہے

فون دکان 6212837 رہائش: 6214840

FD-10